هو الاول هو الآخر و الظاهر و الباطن

رسالہ لاجواب مشتمل بر خدام عالیمقام جناب مستطاب مدار المہام عالیجناب
جناب نواب ... الدین حسین خان بہادر دام اقبالہم رئیس اعظم ...

الحقائق و الالہیہ الدقائق

... جناب ... مولوی ... حکیم ...
... مصنفہ فاضل اجل جامع الکمال مولوی احمد رضا خان صاحب ...

در مطبع صبح صادق واقع ضلع سیتاپور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وعلینا معہم اجمعین اما بعد این پاسخ اشعار دقت شعار تصوف اشعار حسب الارشاد لازم الانقیاد حضرت عظیم الدرجۃ جناب نواب الصاحب والمناقب بالا مناصب نواب سید محمد نور الدین حسین خان بہادر رئیس اعظم بڑودہ ادام اللہ تعالیٰ اقبالہم وضاعف اجلالہم بزبان عام فہم اردو ومطالب سہل الحصول مطابق عقائد اہل حق ومدارک افہام وعقول تاریخ بست وپنجم شعبان معظم روز جان افروز دوشنبہ سنہ ۱۳۰۱ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ در باسن بریلی ملک ہند بحسن اختتام نگار فقیر ذلیل فرو مایہ بیمقدار عبد المصطفیٰ احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ وحقق املہ باوصف قلت بضاعت و جہل صناعت بامداد نور باطن حضور لامع النور سلالۃ الواصلین نقاوۃ الکاملین بحر طریقت بدر حقیقت حضرت سیدنا ومولانا وشیخنا حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری الملقب بمیاں صاحب قبلہ مارہروی ادام اللہ تعالیٰ فیضہم المعنوی والصوری در ساعت اجابت ریختہ شد ع گر قبول افتد زہے عز وشرف ✤

شعر اول

سب پیر اور مشائخ میرا سوال بوجھو ✤ صورت جلال کیا ہے اور کیا جمال بوجھو

الجواب

اللہ جل وعلا رحیم بھی ہے اور قہار بھی ہے۔ رحمت شان جمال ہے اور قہر شان جلال دوستوں کو انواع نعمت سے نوازنا اونکے لیے بہشت اور اوسکی خوبیاں آراستہ فرمانا

اونھیں اپنی رضامندی و دیدار سے بہرہ مندی بخشنا تجلی شان جمال ہے ۔ دشمنونکو
اقسام عذاب کی سزا دینا اونکے لیئے دوزخ اور اوسکی سختیان مہیا فرمانا اونھیں اپنے غضب و حجاب مین مبتلا
کرنا تجلی شان جلال ہے ۔ پھر دنیا میں جو کچھ نعمت و نقمت راحت و آفت ہے انہین دونون شانونکی تجلی ہے
ہے ۔ کبھی یہ شانین ایک دوسرے کے لباس مین جلوہ گر ہوتی ہین مثلاً دنیا مین اپنے محبوبونکے لیے بلا بھیجنا
کہ اشد البلاء علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل بظاہر شان جلال ہے اور حقیقۃً شان جمال کہ اوسکی بابت
وہ اللہ تعالی کی بڑی بڑی رضامندیان پاتے ہین قال اللہ تعالی لا تحسبوہ شرا لکم بل ہو خیر لکم اوسے
اپنے لیئے بُرا نہ جانو بلکہ وہ تمہارے حق مین بہتر ہے ۔ کفار کو کثرت مال وغیرہ دنیا کی راحتین دینا
بظاہر شان جمال ہے اور حقیقۃً شان جلال ہے کہ اوسکے سبب وہ اپنے غفلت و گمراہی کے نشہ مین پڑے
رہتے ہین اور ہدایت کی توفیق نہین پاتے قال اللہ تعالے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لہم خیر
لانفسہم انما نملی لہم لیزدادوا اثما ولہم عذاب مہین ۔ کافر خیال نکرین کہ یہ ڈھیل جو ہم اونھین
دے رہے ہین کہ اونکے لیئے بھلی ہے یہ ڈھیل تو ہم اسلیئے دیتے ہین کہ وہ اور گناہ مین بڑھین
اور اونکے لیئے ذلت کی مار ہے ۔ تجلی جمال کے آثار سے لطف و نرمی و راحت و سکون و
نشاط و انبساط ہے جب یہ قلب عارف پر واقع ہوتی ہے دل خود بخود ایسا کھل جاتا ہے
جیسے ٹھنڈی نسیم سے تازی کلیان یا بہار کے مینہ سے درختونکی کنجیان ۔ اور تجلی جلال کے
آثار سے قہر و گرمی خوف و تعب و قبض و گرفتگی ہے جب اوسکا ورود ہوتا ہے قلب بے اختیار مرجھا جاتا
بلکہ بدن گھلنے لگتا ہے بلکہ اگر طاقت سے زیادہ واقع ہوتی ہے فنا کر دیتی ہے ۔ انہین دونون
تجلیونکا اثر تھا کہ ایک وقت وعظ مین بر سر منبر حضور پرنور سیدنا غوث اعظم قطب عالم
رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا گیا کہ حضور کا جسم اقدس سمٹکر ایک چڑیا کے برابر ہو گیا اور
اوسیوقت یہی مشاہدہ ہوا کہ تن مبارک پھیل کر ایک برج کے مثل ہوا اور دیکھا گیا کہ حضور
منبر سے گرنے لگے یہانتک کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دست اقدس کے سہارے
سے روک لیا وہ عظیم تجلی تھی جسکا تحمل بے قوت نبوت ناممکن تھا لہذا حضرت اقدس عالم صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم نے قوت مصطفویہ سے مدد فرماکر اوسکا تحمل کرا دیا ۔ اسی شان جلال کا اثر ہے جو حضور پرنور
سیدنا غوث اعظم صلی اللہ تعالی علی جدہ الکریم وعلیہ وسلم کے ایک مرید پر حضور کے پیچھے نماز مین

واقع ہوا کہ سجدہ مین جاتے ہی جسم گھلنے لگا گوشت پوست استخوان سب فنا ہو گیا صرف ایک قطرہ
آب باقی رہا حضرت دارا رضی اللہ عنہ نے بعد نماز روئی کے پارہ مین اوٹھا کر دفن کر دیا اور فرمایا کہ
سبحان اللہ ایک تجلی مین اپنی اصل کیطرف عود کر گیا۔ اسی شان جلال کی بڑی تجلی ساعت قیامت ہے
جو آسمان و زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے سبکو فنا کر دیگی اسی لیے باری عزوجل اوسدن
یون ارشاد فرمائیگا لمن الملک الیوم کل تک سب کہتے تھے یہ ملک میری ہے یہ ملک میرا ہے آج
بتاؤ کسکی بادشاہی ہے پھر خود ہی فرمائیگا للہ الواحد القہار۔ ایک اللہ قہر والیکی اوسوقت باسم قہار
اپنا وصف فرمائیگا کہ وہ تجلی شان قہر کی ہوگی وحسبنا اللہ۔

شعر دوم

خاکی بدن مقید کیونکر جمال حق کا ۞ مطلق کی شکل کیا ہے اوسکی مثال بولو

الجواب

اسکی ایک ظاہری مثال یون سمجھنی چاہیے کہ جیسے آفتاب کا نور اپنی ذات مین ایک ہی نہ اوسمین صورتونکا اختلاف
ہے نہ قوت و ضعف کا فرق ہے نہ جدا جدا رنگ ہین نہ متعدد نام ہین وہی نور اول پہلی شب کے چاند پر پڑا
اور یہان صورت پیدا کی اوسکا ہلال نام ہوا پھر ہر روز نئی صورت اور زیادہ ترقی و قوت ہوتی رہی
شب چہاردہم اوسی نور سے بدر کی صورت پیدا ہوئی پھر اوسمین ضعف آتا گیا یہانتک کہ فنا ہو گیا۔ وہی نور
واحد آئینہ مصفا پر پڑے تو کیسی جھلک دیتا ہے کہ نگاہ خیرہ و حیران اور دیوار و پر عکس نمایان ہو اور صفائی آئینہ
مین کمی ہے تو نور مین کمی اور زمین پر پڑنے مین وہ بات کوسون نہین گلون وغیرہ پارہ و تابش چیزون پر ایک ظہور
کے سوا اور کچھ اثر نہین ہوتا۔ بطور حکما وہی ایک نور ہے کہ جب یہ افق جانب شرق سے طولانی شکل مین چمکتا ہے
اوسیکا صبح اول نام رکھتے ہین پھر جب پھیلتا ہے وہی صبح صادق ہوتی ہے پھر جب سرخی لاتا ہے یہی شفق ہے
جب دن نکل آیا وہی دھوپ ہے یہی بعد غروب اوسکی ظہور کے تفاوت ہین۔ تو دیکھو ایک آفتاب کی تجلی اور
اتنے اختلاف اور ہر حالت کے اعتبار سے اوسکے جدا نام ہین اور جدا اوصاف باایں ہمہ وہ نور اپنی
ذات مین ایک ہے اوسمین کوئی تغیر نہین نہ وہ صبح اول کیوقت طویل ہو گیا تھا نہ صبح ثانی کے وقت
چوڑا نہ شفق کیوقت اوسنے لباس سرخ پہنا نہ دن نکلتے زرد یا سفید نہ ہلال پر چمکتے وقت کمان
ہو گیا تھا نہ بدر پر پڑتے وقت شکل دائرہ نہ آئینہ پر چمکتے وقت قوت پائی تھی نہ زمین پر آتے ہوئے

ضعف مگر بسبب اختلاف و تغیرات مظاہر مین مختلف باعث اوس شے واحد کی اتنی تعبیرین ہین۔ اسقدر حالتین جو کہین بس یہی مثال نور مطلق ذات عز و جل کی سمجھنا چاہیے کہ واحد حقیقی ہے تغیر و اختلاف کو اصلا اوسکی سراپردۂ عزت کے گرد بار نہین۔ مظاہر کے تعدد سے یہ مختلف صورتین بیشمار نام بحیثیات و آثار پیدا ہین جنہین ہم عالم نام کہتے ہین۔ یہ ظاہری تفہیم کے لیے ایک بہت ناقص و ناکارہ و ناتمام مثال ہے و للہ المثل الاعلی۔ اس سے زائد بیان باہر ہے اور مرتبہ عقل سے وراء ہے تا کرا بخشند و بکہ روزی دارند۔

شعر سوم

مخفی مین کیونکہ تھا وہ تیری مین کسطرح تھا ‖ پھر روح کیون ہوا ہے لکا خصال لولو

الجواب

وہ نور پاک اپنی ذات مین نہایت ظہور پر ظاہر ہے اور اپنے بہ نہایت ظہور کے سبب باطن کہ نور جسقدر تابندہ ہو گا نظر اوسپر کام کم کریگی جب نور احدیت کی تابش غیر محدود ہے چشم جسم و چشم عقل دونوں وہان نابینا ہین تو وہ اپنے کمال ظہور کے سبب کمال خفا و بطون مین ہے پھر اپنے مظاہر و تجلیات مین تو اوسکا ظہور ہر ذی عقل پر ظاہر ہے اور اوسی نور کے متعدد پرتو دن نے روح و قلب وغیرہ وغیرہ جیسا نام پائے ہین جسطرح ہم اپنی مثال مین واضح کر آئے۔ قلب و روح کی معرفت ہی معرفت الہی ہے نہین ہوتی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ من عرف ربہ کلت لسانہ تا واقفو نے فقط اتنا ارشاد ہوا قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ تو فرما روح میرے رب کے امر سے ایک چیز ہے اور تمہین علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ عالم دو ہین عالم امر و عالم خلق الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین عالم خلق وہ چیزین جو مادہ سے پیدا ہوتی ہین جیسے انسان حیوان نباتات جمادات زمین و آسمان وغیرہا کہ نطفہ و تخم و عناصر سے بنے اور عالم امر وہ جو صرف امر کن سے بنا اوسکے لیے کوئی مادہ نہین جیسے ملائکہ و ارواح و عرش و لوح و قلم و جنت و نار وغیرہا تو فرمایا روح عالم امر سے ایک چیز ہے عقل کا حصہ اسقدر ہے آگے اوسکی ماہیت اکابر اہل باطن جانتے ہین سبحان اللہ آدمی خود اسی روح کا نام ہے اور یہ اپنی ہی نفس کے جانتے ہین اسقدر ناکام سے تنت زندہ بجان و جان نہانی ؎ تو از جان زندہ و جان را ندانی۔ اور سر و خفی و روح و قلب لطائف حضرات نقشبند قدست اسرارہم سے ہین

جمین تجلیات حق کی نکلا رنگ ذوق کا اور اوسکا عیان ہے نہ کا بیان ع ذوق این نشناسی بخدا تا نہ چشی —

شعر چہارم

اربع عناصر اوسمین نکلے کہو کہان سے ‏ | ‏ قطرا سو کون جسمین کسکو وصال بولو

الجواب

نور احدیت کی پرتو سے نور محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بنا اور اوسکے پرتو سے تمام عالم ظاہر ہوا اول پانی پیدا ہوا پھر اوس مین موج آئی اوس سے دہوان اوٹھا اوس سے آسمان بنا پھر پانیکا ایک حصہ منجمد ہوکر زمین ہوگیا اوسکو خالق عزوجل نے پہیلا کر سات پرت کردیا پھر اسیطرح آسمان کے سات طبقے کیے یون پانی سے آگ بنی ممکن ہے کہ پانی کسی قسم کی حرارت پاکر ہوا ہوا اور ہوا گرم ہوکر آگ جسطرح ہو سبحانہ وتعالی نے جانا غرض پانی مادہ تمام مخلوقات کا ہے امام احمد ابن حبان حاکم کی حدیث مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین کل شی خلق من الماء - ہر چیز پانی سے بنی ہے موت بدن کے لیے ہے جسکے معنے روح کا اوس سے جدا ہوجانا روح پہلے تھی جب بنی تو پھر اوسکے لیے کبھی فنا نہین یہی سب اہل سنت کا ہے لہذا بعد مرگ سمع وبصر وعلم وفہم وغیرہا تمام افعال کہ حقیقۃً روح کے تھے برقرار رہتے ہین بلکہ اور زیادہ ترقی پاتے ہین جسکی مثال یون سمجھو کہ ایک پرند قفس مین محبوس ہے اوسکی پرافشانی اسی پنجرہ کے لائق ہوگی پھر جب اوسے نکال دیجیے تو اوسکی پروازین دیکھئے فقیر نے اپنی کتاب حیات الموات فی بیان سماع الاموات مین اس مسئلہ کو بحمد اللہ تعالی نہایت شرح وبسط سے ثابت کیا ہے - یہ روح اپنی معدن اصلی سے غریب الوطن ہوکر قفس بدن مین بحکم الہی ایک مدت معین تک محبوس ہے جب وقت آئیگا اپنی اصل کیطرف رجوع کریگی یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ہ اسیکا نام وصال ہے -

شعر پنجم

اول ہے روح علوی دوسری کا نام سفلی ‏ | ‏ اک روح دو صفت کیون پھر اکمسان ہو

الجواب

اس شعر کے دو معنی مین ایک یہ کہ روح مجرد ہے یعنے جسم اور جسم کی سب آلایشون سے پاک ومنزہ یہ صفت اوسکی علوی ہے پھر یہ روح اس جسم کثیف اور اس سے متعلق اور حیات دنیوی مین اوسکی عادی کہ کام اس جسم آلات پر موقوف یہ صفت اوسکی سفلی ہے مگر اوس بلندی سے اس تنزل مین آنیکے بعد ہی وہ اپنے کمالات کو پہنچی ہے قلنا اہبطوا منہا آدم علیہ الصلوات والسلام کے لیے باعث ہزاران برکات وخیرات ہوا دوسرے یہ کہ انسان مین صفت ملکوتی وصفت بہیمی وصفت شیطانی سب جمع ہین اگر صفت ملکوتی پر عمل کرے ملک سے بہتر ہوا اور اگر دوسری صفت کیطرف گری بہائم سے بدتر ہو حدیث مین آیا ہے قال اللہ تعالی عبد المومن احب الی من بعض ملٰئکتی اللہ تعالی فرماتا ہے میرا بندہ مومن مجھے اپنے بعض ملائکہ سے زیادہ پیارا

اور کفار کے حق میں فرمایا اولئک کالانعام بل ہم اضل - وہ چوپایوں کے مانند ہیں بلکہ اونسے بھی زیادہ بہکی ہوئے - اور اوسکا کمال نہیں دو صفت کے اجتماع سے ہے کہ جب وہ باوجود موانع کہ صفت بہیمی اوسی شہوات کیطرف بلاتی ہے اور صفت شیطانی خیرات سے روکتی ہے پھر انکا کہنا نہ مانے اور اپنے رب کی عبادت وطاعت میں مصروف ہو تو اوسکی بندگی نے وہ کمال پایا جو عبادت ملائکہ کو حاصل نہیں کہ ملائکہ بے مانع و بے مزاحم مصروف عبادت ہیں اور یہ ہزار جالوں میں پھنسا ہوا اون سب سے بچکر بندگی بجالاتا ہے ع فرشتہ گر بہ بیند جوہر تو دگر رہ سجدہ آرد بر در تو -

شعر ششم

دکھتا ہی جو کہ خاکی آنکھوں سے سب فنا ہے
دکھتا ہے کس نظر سے وہ حق کا جمال بولو

الجواب

ظاہر ہے کہ یہ آنکھیں فانی ہیں اور فانی باقی کو نہیں دیکھ سکتا لہذا دنیا میں دیدار الٰہی سوا حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی مقرب کو بھی نصیب نہوا ان چشم روح باقی ہے ہم ہی ذکر کر آئے کہ روح کے لیے فنا نہیں تو اولیا نظر دل سے اوس جمال جہان آرا کا مشاہدہ کرتے ہیں اور جب روز حشر وہ آنکھیں ملیں گی جنہیں پھر کبھی موت و فنا نہیں تو اوس دن چشم جسم سے بھی مسلمان دیدار الٰہی تبارک و تعالیٰ سے مشرف ہونگے اللہم ارزقنا آمین -

شعر ہفتم

ہر چیز ذات حق سے معمور ہے ولیکن
ملتا ہے کس محل میں رب جلال بولو

الجواب

اسکا جواب وہ ہے کہ سیدنا اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہوا اونہوں نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی الٰہی میں تجھے کہاں تلاش کروں فرمایا عند المنکسرۃ قلوبہم لاجلی - اونکے پاس جنکے دل میرے لیے ٹوٹے ہوئے ہیں - ایک شخص حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا گھٹنوں کے بل گھٹنے ٹیکے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جگہ خون رواں ہے عرض کی حضرت یہ کیا حال ہے فرمایا کہ میں ایک قدم میں اپنے عرش تک گیا عرش کو دیکھا کہ رب عزوجل کی طلب میں پیاسی بھیڑیی کی طرح منہ کھولے ہوئے ہے - بانگی بر عرش زدم کہ این چہ ماجراست ہمیں نشان دیتے ہیں الرحمن علی العرش استوی میں رحمن کی تلاش میں تجھ تک آیا تیرا حال یہ پایا - عرش نے جواب دیا مجھے ارشاد کرتے ہیں کہ اے عرش اگر ہمیں ڈھونڈنا چاہے تو بایزید کے دل میں تلاش کر -

شعر ہشتم

سب جسم ہے محمد وجود ذات حق ہے | اسلام اور کفر کا پردہ سنبھال بولو

الجواب

حدیثوں سے ثابت ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام عالم نور حضرت سید الثقلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پیدا کیا تو اصل ہر چیز کی نور سراپا ظہور حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے پس مرتبہ ایجاد میں سب وہی وہ ہیں فقیر غفر اللہ تعالے نے اپنے قصیدہ نونیہ نعتیہ میں بحمد اللہ تعالے اس نفیس مضمون میں بہت ابیات رائقہ لکھے ہیں منجملہ قولی ؎ خالق کل الورے ربک لا غیرہ ✤ نورک کل الورے غیرک لم یلیس لن ✤ ای لم یوجد ولیس مع جودا ولن یوجد ابدا ۔ اور مرتبہ وجود میں صرف حضرت حق عزوجل ہے کہ ہستی حقیقۃً اوسکی ذات پاک سے خاص ہے وحدت وجود کے جسقدر معنے عقل میں آسکتے ہیں یہی ہیں کہ وجود واحد و موجود واحد باقی سب مظاہر ہیں کہ اپنی حد ذات میں اصلا وجود و ہستی سے بہرہ نہیں رکھتے کل شیء ہالک الا وجہہ حاشا یہ معنی ہرگز نہیں کہ میں و تو و زید و عمرو ہر شے خدا ہے یہ اہل اتحاد کا قول ہے جو ایک زندقہ کا فرقہ ہے اور پہلی بات اہل توحید کا مذہب ہے جو اہل اسلام و ایمان حقیقی ہیں یہی کفر و اسلام کا پردہ سنبھالنا ہے۔

شعر نہم

نکتہ نہیں علم کا قرآں میں سمایا | مکتے علم کے نکتے کے اجمال بولو

الجواب

علم کا نکتہ وہ باریک بات جو سمجھ میں نہ آئی یہاں اوس سے مراد ذات پاک باری عزوجل ہے کہ ہرگز اوسکی کنہ نہ فہم و تصور میں آسکے نہ بیان و کلام میں سما سکے ادراک اوسکا محال اور خوض اوس میں ضلال والعیاذ باللہ ذی الجلال قرآن اللہ عزوجل کا کلام اور اوسکی صفت ہے صفت ذات میں ہوتی ہے ذات صفت میں نہیں آسکتی ؎ کس ندانست کہ منزلگہ آن یار کجا ست ✤ اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید۔ ہذا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم آمین فقط

الحمد للہ کہ رسالہ ہذا نظر پیشکش خدام عالی مقام جناب مستطاب عالی مناقب ذی الاحسان مستجاب عالی مدار معلے القاب نواب سید نور الدین حسین خان بہادر رئیس اعظم زرودہ ادام اللہ اقبالہم بتاریخ دہم نومبر [illegible] در مطبع صبح صادق مملوکہ سیدنا ومولانا سید محمد صادق صاحب کیل واقع ضلع سیتاپور حسب الارشاد سیدنا ومولینا مولوی سید ابو الحسین احمد نوری الملقب بہ میاں صاحب سجادہ نشین مارہرہ [illegible] محمد فرزند حسین مہتمم طبع